قسط (۴) مرتب: مولانا حافظ محمد عرفان اظہار حقانی

استاذ جامعہ دار العلوم حقانیہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۳ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری میں معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں .... (مرتب)

اقتباسات لمعاتِ الہلال (علامہ ابوالکلام احمد مدظلہ): اجتماعی فسادات و امراض کے علاوہ سدِ بابِ اجتہاد اور اعتقادِ تقلید نے تمام علوم عقلیہ دینیہ کی ترقی روکی تھی اور علی الخصوص علوم دینیہ کی درس و تدریس میں وہ تمام نقائص جن کو علامہ (ابن خلدون) نے اپنے زمانے میں محسوس کیا تھا، پیدا ہو چکے تھے اور جو بالآخر بڑھتے بڑھتے آج اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ علومِ قدیمہ کی تحصیل صرف متاخرین کی چند کتابوں اور حواشی و شروح کے پیچھے صرف دماغ کردینے میں محدود ہوگئے ہیں اور علوم قرآن و حدیث کے سرچشمہ ارشاد و ہدایت اور منبع امر بالمعروف و نہی عن المنکر تھے، محض (تفسیر جلالین) اور (مشکوۃ) کے الفاظ سے مناسبت پیدا کرلینے کا نام رہ گیا ہے۔ (مجلہ الہلال ج ۲ ص ۲۱)

یاقومنا اجیبوا داعی اللہ اے برادرانِ ملت! اللہ کی طرف پکارنے والے کی پکار کا جواب دو۔

انفروا خفافاً وثقالا! آہ! کاش مجھے وہ صورِ قیامت ملتا جس کو میں لے کر پہاڑ کے بلند چوٹیوں پر چڑھ

جاتا' اس کی ایک صدائے رعد آسائے غفلت شکن سے' سرگشتگان خواب ذلت ورسوائی کو بیدار کرتا' اور چیخ چیخ کر پکارتا کہ ''اٹھو کیونکہ بہت سو چکے' اور بیدار ہو! کیونکہ اب تمہارا خدا تمہیں بیدا کرنا چاہتا ہے! پھر تمہیں کیا ہوگا ہے کہ دنیا کو دیکھتے ہو' پر اس کی نہیں سنتے جو تمہیں موت کی جگہ حیات' زوال کی جگہ عروج' اور ذلت کی جگہ عزت بخشتا ہے۔

یآیھا الذین امنوا استجیبوا لله و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم و اعلموآ ان الله یحول بین المرء و قلبه و انه الیه تحشرون (۸:۲۳)

''اے مسلمانوں اللہ اور اس کے رسول کی صدا کا جواب دو' جبکہ وہ تمہیں بلا رہا ہے' تا کہ تم کو موت سے نکال کر زندگی بخشے' یاد رکھو کہ اللہ جب چاہتا ہے' انسان اور اس کے دل کے اندر آڑے آجاتا ہے' اور پھر خواہ تم اس سے کتنا ہی اعراض کرو مگر تم کو پھر پھر کے اسی کے آگے ایک دن جانا ہے۔''

آج آنے والے بربادیوں اور ہلاکتوں سے نکلنے کے لئے تم بیقرار ہو' اور اس کے لئے تم طرح طرح کی تدبیروں کو سوچتے اور ڈھونڈھتے ہو' لیکن یہ کیا بدبختی ہے کہ ایک لمحہ اور ایک دقیقہ کیلئے بھی تمہارے دل میں یہ خیال نہیں گزرتا کہ سب سے پہلے اس کو تو اپنے سے راضی کر لیں' جس کے دروازے سے بھاگ کر ساری دنیا میں ہم نے ذلتوں اور نامرادیوں کی ٹھوکریں کھائیں' حالانکہ وہ کہہ چکا ہے اور کہہ رہا ہے　یآیھا الذین آمنوآ ان تتقوا الله یجعل لکم فرقانا و یکفر عنکم سیآتکم و یغفرلکم و الله ذوالفضل العظیم (۸:۲۸)

''اے مسلمانوں اگر تم اللہ سے ڈرو اور اسکے حکموں کے آگے جھک جاؤ تو پھر تمہیں کسی چیز کے لئے بھی کسی دوسری تدبیر کے کرنے کی احتیاج باقی نہیں رہے گی۔ وہ دنیا میں تمہارے لئے عزت واقبال کا ایک شرف وامتیاز پیدا کر دے گا اور تمہاری تمام گمراہیوں کو معاف کر دے گا وہ تو سب سے زیادہ بخش دینے والا اور صاحب رحم الطاف ہے۔''

پھر اگر اٹھنا ہے تو اٹھ کھڑے ہو' کیونکہ چلنے کا وقت یہی ہے اور اس کے بعد موت کے سوا کچھ نہیں آج تم کو کوئی انجمن' کوئی جمع شدہ دولت اور روپیہ کی مقدار' کوئی پولیٹکل سرگرمی اور کوئی انسانوں اور ممبروں کے اجتماع محض' ایک جھتا آنے والے مصائب سے نہیں بچا سکتا' جب تک کہ خود تمہارے اندر کوئی انقلابی تبدیلی نہ ہو۔

ہند کی جدوجہد آزادی بغاوت نہیں: برطانوی حکومت کا ہندوستان پر قبضہ ناجائز وغاصبانہ ہے ہر ہندوستانی کو اس غاصبانہ قبضے کے خلاف ہتھیار اٹھانے اور اپنی مادر ہند کو آزاد کرنے کا حق حاصل ہے اور اس قسم کی جدوجہد ہرگز بغاوت نہیں۔ (جنرل شاہنواز' مقدمہ لال قلعہ)　(۵ اگست)

خوابوں کی تعبیر: میں خوش ہوں کہ مجھے بڑھاپے میں جوانی کے خوابوں کی تعبیر مل گئی۔ برطانوی نظام حاکمیت رخت سفر باندھ کر رخصت ہو رہا ہے۔ (سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی اعظم گڑھ ۱۹۴۰ء)　(۱۵ رجولائی)

اقرار جرم: اگر حسن وصداقت کا اظہار جرم ہے تو میں اپنے جرم کا اقرار کرتا ہوں۔ (علامہ انور صابریؒ)

علماء کی طرف رجوع فریضہ دینی: مہمات شرع اور ضروریات دین میں علماء کی طرف رجوع کرنا اور پھر

ان کے فیصلوں اور فتاویٰ کے سامنے سر اطاعت خم کرنا تمام مسلمانوں کے فرائض دینی میں داخل ہے۔ (مولانا عبدالعلیم صدیقی ۱۹۲۰) (۱۶رجولائی)

اسلامی ممالک کے تحفظ کیلئے برطانیہ کو کمزور بنانا: برطانیہ کو اتنا مفلوج اور کمزور کر دیا جائے کہ ہندوستان اور بیرون ہند کے اسلامی ممالک پر دست درازی نہ کر سکے۔ (کوکوناڈ)

ہند پر مسلم حکومت کا حملہ پست خیالی: یہ خطرہ کہ اگر کسی مسلمان حکومت نے ہندوستان پر حملہ کیا تو مسلمانوں کا رویہ کیا ہوگا۔نہایت پست خیالی ہے۔(علامہ انور شاہ کشمیریؒ۔۱۹۲۷ء پشاور) (۱۸رجولائی)

جدید اقتصادی و مالی مسائل پر علماء کو غور وفکر کی ضرورت: ضرورت اس امر کی ہے کہ جدید اقتصادی و مالی مشکلات پر شرعی حیثیت سے علماء غور کریں اور جدید مالی و اقتصادی صورتوں کا جو حل اور جواب ہو اس کی خوب اشاعت کی جائے۔

(سید سلیمان ندوی ۱۹۴۶ء) (۱۹رجولائی)

برطانوی اقتدار ہند پر ناسور: غلامی پر قناعت' اسلام سے بغاوت کے ہم معنی ہیں۔ برطانوی حکومت کو ہندوستان کے جسم پر ناسور تصور کرتا ہوں اور جتنی جلدی ہو سکے اس کو کاٹ کر پھینکنے کا متمنی ہوں۔(شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ میرٹھ ۱۹۴۳ء) (۲۰رجولائی)

ہندو مسلم جنگ آزمائیاں' سم قاتل: اگر فرض کرو ہندو مسلمان کے برتن سے پانی نہ پئے یا مسلمان ہندو کی ارتھی کو کاندھا نہ دے تو یہ ان دونوں کے لئے اتنا مہلک نہیں البتہ ان دونوں کی وہ حریفانہ جنگ آزمائیاں اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوششیں' اتفاق کے حق میں سم قاتل ہیں۔(حضرت شیخ الہندؒ ۱۹۲۰ء) (۲۱رجولائی)

اتحاد کی فضاء پیدا کرنا ہر ہندوستانی کا فریضہ: ہندوستان سب کا وطن ہے۔ ہندوستان ہی میں سب کو رہنا ہے اور زندگی بسر کرنی ہے اور (ہندو' مسلم) دونوں کا وطن یہی ہے اس لئے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ ایسی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرے جس سے یہ روز روز کا جدال وقتال مندفع ہو اور ہر شخص امن واطمینان کی زندگی بسر کر سکے۔

(علامہ انور شاہ کشمیریؒ ۱۹۲۳ء بمقام پشاور' ماخوذ از الجمعیۃ علماء نمبر) (۲۲رجولائی)

برطانیہ کے بارے میں میرا نقطہ نظر: میرا اعتقاد خونی گردش کی طرح رواں دواں ہے کہ برطانیہ کو ہندوستان سے نکل جانا چاہیے یا نکال دیا جانا چاہیے۔ میرے نزدیک غلامی اور آزادی میں کوئی مصالحت کی راہ نہیں۔(مولانا حسرت موہانیؒ کانپور ۱۹۲۱ء) (۳۰رجولائی)

بنگال میں انگریز سے قبل مدارس کی تعداد: انگریزی عمل داری سے قبل بنگال میں ۸۰ ہزار مدارس تھے۔اس طرح چار سو آدمیوں کی آبادی کے لئے ایک مدرسہ کا اوسط ہوتا تھا۔(روشن مستقبل)

اسلام کا انقلاب انگیز نظریہ توحید: مذہب کی بنیاد خدا کے صحیح تصور پر ہے اور یہی چیز اسلام نے ہندوستان

کو دی ہے۔ مگر بہت کم ہیں جو کھلے دل سے اس سچائی کا اعتراف کرتے ہیں۔ اسلام نے دنیا کو جن بہتر عقائد و نظریات کا پیام دیا اسے انصاف کا ضمیر کبھی فراموش نہیں کر سکتا شاید یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ اسلام کا نظریہ توحید دنیا کا ایک انقلاب انگیز نظریہ ہے اور ایک ایسی عظیم الشان تحریک ہے۔ جس کی نظیر ادیان و مذاہب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ (۶۔۷؍اگست)

اسلام میں آزادی کے تصور مفہوم خدا کی رہنمائی: اسلام میں آزادی کا تصور یہ ہے کہ قدرت کا فعل انسان کو وجود میں لایا اور اسی قدرت کا قول انسان کی رہنمائی کرے مگر ایسا نہیں ہے بلکہ رہنمائی کا اختیار انسان کو دے دیا گیا ہے۔ تو یہ آزادی نہیں ہے غلامی اور محکومی ہے۔ ایسی غلامی جس سے ذلیل تر غلامی کوئی نہیں ہوسکتی۔ (۸؍اگست)

جمعیۃ العلماء نے قوم کو جو کچھ دیا: جمعیۃ العلماء نے مسلمانوں کی روح کو تازہ کیا اور مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا حقوق مذہبیہ اور قومیہ کے حصول کیلئے صبر و تحمل، مصائب و مشق کا خوگر بنادیا۔ یہی وجہ ہے کہ گزشتہ دور ابتلاء میں علمائے صادقین کی بہت بڑی جماعت نے قید و بند کی مصیبتیں برداشت کیں اور برادران وطن کیساتھ شریک ابتلاء رہے اور دونوں کو ایک ہی پیالے سے اقتدار و استبداد کی شراب کے تلخ کے گھونٹ پلائے گئے (خطبہ صدارت مولانا انور شاہ کشمیریؒ)

امام اعظم کے ساتھ لوگوں کی امانتیں: مات ابو حنیفۃؒ وفی بیتہ للناس ودائع خمسین الف الف امام اعظم ابو حنیفہؒ کی جب وفات ہوئی تو اس وقت آپ کے گھر میں پچاس ملین یا پانچ کروڑ کی امانتیں لوگوں کی تھیں۔

حضور ﷺ کے فراق میں حضرت بلالؓ کی حالت: حضرت ابو عبداللہ بلال بن رباحؓ وصال نبویؐ کے بعد ان کے فراق سے دیوانہ ہوگئے۔ رات دن عربی کا شعر جس کا حاصل یہ ہے پڑھتے تھے۔

؎ جس تو قع پر تھی اپنی زندگی وہ مٹ گئی جو بھروسہ تھا ہمیں وہ آسرا جاتا رہا

ان کی آنکھوں میں دنیا تاریک تھی۔ آنحضرتؐ کے مقامات خالی دیکھ کر ان کا کلیجہ شق ہوتا تھا۔ آخر اسی وجہ سے شام کو ہجرت کر گئے۔ (۹۔۱۰۔۱۱؍اگست)

جنگ عظیم کے بعد برطانوی شہنشاہی کا خواب حماقت: افسوس کہ ابھی تک انگلستان (برطانیہ) کو اپنی شہنشاہی کے مستقبل کی نسبت وہی امیدیں ہیں جو جنگ عظیم کے انقلاب سے پہلے تھیں۔ حالانکہ انقلاب کے بعد اس دور میں شہنشاہی کا تخیل حد درجہ مضحکہ انگیز ہے۔ اب جب برطانوی شہنشاہی کے پرانے ارکان اپنی جگہ سے ہل چکے ہیں۔ کسی نئی قوم کو غلام بنانے کا تصور حماقت ہے۔ (علامہ سلیمان ندویؒ)

اتحادیوں کا مقصد کمزوروں کی مدد نہیں بلکہ انہیں مٹانا: جنگ عظیم میں اتحادیوں کا دعویٰ تھا کہ وہ کمزور قوموں کی مدد کیلئے اٹھے ہیں لیکن جنگ کا خونی پردہ جب چاک ہوا تو معلوم ہوا کہ دراصل وہ کمزور قوموں کو مٹانے کیلئے اٹھے ہیں۔ اب دنیا کی کوئی قوم دوسری قوم کی محکومی کو برداشت نہیں کر سکتی اور اب پرانی سیاست کے سبز باغ دکھانا بیکار ہے۔

(علامہ سید سلیمان ندویؒ۔ آل انڈیا فلسطین کانفرنس۔ منقول از استقلال رمضان ۱۳۵۵ھ) (۱۲۔۱۳؍اگست)

دختر اسلام کے نام: تری آغوش ملت کی امیں ہے امانت آمنہ بن کر ادا کر
ترے فرزند ملت کے افق پر درخشاں ہوں مثال ماہ اختر
تو ہے زیب النسا' فخر النساء بھی رہے مستور جب تک تیرا پیکر
تری معصومی نسوانیت ہو مثال دختر صدیق اکبرؓ (۱۴راگست)

حکومتیں قوم کو کچھ نہیں دیتیں: آجکل کی حکومت دراصل قبرستان کی مانند ہے جو لینا جانتی ہے دینا نہیں (حضرت مدنیؒ)

تعلیمات قرآن کو مٹانا برٹش حکومت کا اصل مقصود: برٹش حکومت تعلیمات اسلام اور تعلیمات قرآن کو صفحہ دنیا سے مٹانے کیلئے طرح طرح کی اسکیمیں بروئے کار لا رہی ہیں۔ گلیڈسٹون بھرے مجمع میں قرآن مجید ہاتھ میں لیکر پکار کر کہتا ہے کہ "جب تک دنیا میں یہ کتاب موجود ہے' مہذب نہیں ہوسکتی (استغفر اللہ) لارڈ میکالے کہتا ہے کہ ہماری تعلیم کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستانی شکل وصورت اور رنگ میں تو ہندوستانی ہو مگر دل ودماغ سے انگریزی ہو۔ (شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ) (۱۵راگست)

انسانی حرص: انسان عجیب حارص ہے' ہر کمال میں لامحدودیت کو پسند کرتا ہے۔ مال چاہتا ہے تو بھی' علم چاہتا ہے تو بھی' جائیداد ہو تو بھی غیر محدود۔ (ملفوظات: شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ ۵/شوال ۱۳۷۳ھ) (۱۶راگست)

امام ابن السنیؒ کی حالت دعا میں رحلت: امام ابن السنیؒ کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ایک روز لکھتے لکھتے قلم دوات میں رکھا اور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے جو ہاتھ دعا کے واسطے اٹھے تھے پھر وہ قلم نہ اٹھا سکے اور عین حالت دعا میں روح عالم بالا کو پرواز کرگئی۔ انکی عمر اس وقت ۸۰ برس سے متجاوز تھی (تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۱۵۱) (۲۶راگست)

حافظ ابن مندح کے والد موت کے دروازے پر: حافظ ابن مندہ کا بیان ہے کہ انکے والد جب دنیا سے رحلت کررہے تھے تو حافظ سباحیؒ انکے سامنے غرائب شعبہ کی قرات میں مصروف تھے (تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۱۴۴) (۲۶راگست)

امام نحو یونسؒ کا انہماکِ علمی: امام نحو یونسؒ نے ۸۸ برس کی عمر پائی۔ ابن خلکان ان کی نسبت لکھتے ہیں کہ ساری عمر انہوں نے شادی نہیں کی اور مرتے دم تک انکے پیش نظر سوائے طلب علم اور مذاکرۂ علمیہ کے کچھ نہیں رہا۔

(ابن خلکان۔ ج ۲' ص ۴۱۶) (۲۷راگست)

دارالعلوم کے سائن بورڈ پر ایک عارف کا شعر: دارالعلوم حقانیہ کی مقدس سرزمین کے سائن بورڈ پر کسی عارف نے (یا غالباً جناب اجمل خٹک نے) ایک دردانگیز شعر یوں لکھا:

ایرے مے پس لہ مرگہ کڑی خورے پہ دے چمن کښې چہ حسن مے د فکر شی ظاہر پہ یاسمین کښې.

(میری موت کے بعد میری راکھ کو اس چمن میں پھیلادے تاکہ میری فکر کا حسن یاسمین (قطعہ زمین مدرسہ یا آسمان میں) میں ظاہر ہوسکے)

شخصیات دور قدیم اور مختصر تعارف: سقراط: قدیم یونان کا فلاسفر تھا۔ افلاطون: ارسطو کا استاذ اور سقراط کا شاگرد مشہور یونانی فلاسفر تھا۔ ارسطو: افلاطون کا شاگرد خاص اور مشہور فلاسفر۔ فیثا غورث: فلاسفر اور حساب دان مسئلہ تناسخ کا زبردست حامی تھا۔ چارلس ڈارون: مشہور مادہ پرست اور مسئلہ ارتقاء کا مدعی۔ البیرونی: ابوریحان نامی ریاضی دان، منجم فلاسفر اور سنسکرت کا عالم تھا۔ البرٹ آئنسٹائن: ریلیوٹی تھیوری کا بانی۔ الفرڈ نوبل: ڈائنامائیٹ کا موجد سویڈن کا مشہور سائنسدان۔ ھیون سانگ اور فاھین: دونوں چین کے مشہور سیاح۔ لارڈ لوئی ماؤنٹ بیٹن: دوسری جنگ عظیم میں مشرقی ایشیاء کے حلقے پر سپریم کمانڈر جو فروری ۱۹۴۷ء میں ہند کے وائسرائے مقرر ہوئے۔ اور پھر تقسیم کے بعد گورنر جنرل مقرر ہونے کے بعد سبکدوش ہو کر واپس چلے گئے۔ رچرڈ ایٹلی: برطانیہ کے لیبر پارٹی کے لیڈر اور سلطنت انگلینڈ کے وزیر اعظم شاہ فاروق: عقلمند مصری نوجوان اور وہاں کے سابق شاہ۔ ابن سعود: جدید عرب کے بانی اور بیدار مغز سلطان تھے عصمت انونو: مصطفیٰ کمال کے بعد ترکی کے صدر۔ عبدالرحمن عزام پاشا: تحریک وحدت عربیہ کے روح رواں اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل۔ جنرل فرانکو: چین کے ڈکٹیٹر۔ ھوم: قدیم یونان کا بڑا رزمیہ شاعر۔ فردوسی: محمود غزنوی کے زمانے میں فارسی کا نہایت مشہور شاعر۔ عمر خیام: مشہور ایرانی شاعر اور رباعیات کے مصنف شیخ سعدی: گلستان بوستان کے مصنف فارسی شاعر۔ ولیم شیکسپیئر: انگلستانی شاعر۔ ٹالسٹائے: جدید روسی ادب کے عظیم شخصیت۔ ٹیگور: بنگال کے بین الاقوامی شہرت کے حامل شاعر علامہ جمال الدین افغانی: ۱۲۵۷ھ کو ولادت ہوئی۔ ۱۲۷۳ھ میں سفر حجاز پر روانگی۔ کابل سے عزم حج کر کے مصر روانہ ہوئے۔ اسلام ازم کے بانی مہاتما گاندھی: عدم تشدد کی تحریک کا بانی، ہندو مسلم اتحاد کا بڑا داعی اور اسی مشن کی وجہ سے اسے گوڈے نامی شخص نے ۳۰ رجون ۱۹۴۸ء کو گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ جس سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔ ابراہیم لنکن: امریکہ کا پریذیڈنٹ۔ غازی مصطفیٰ پاشا: جدید ترکی کے بانی اور پہلے جمہوری صدر۔ مسولینی: اٹلی کا ڈکٹیٹر دوسری جنگ عظیم میں جرمنی کے ساتھ شکست کھا کر پکڑے گئے اور پھر گولی کا نشانہ بنائے گئے۔ ہٹلر: معمولی سپاہی تھا۔ عقل و دانش سے آخر کار جرمنی کا ڈکٹیٹر بن گیا۔ جو دوسری جنگ عظیم میں اتحادیوں کے ہاتھوں شکست کھا کر مارا گیا علامہ محمد اقبال: ۱۸۷۵ء میں سیالکوٹ میں ولادت۔ لاہور میں تعلیم پائی۔ جبکہ ولایت میں بیرسٹری اور پی ایچ ڈی کی۔ جسکے بعد لاہور میں وکالت کا آغاز کیا۔ بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم وغیرہ آپ کے اردو کے دیوان ہیں جبکہ فارسی دیوانوں میں پیام مشرق، اسرار خودی، رموز بے خودی، جاوید نامہ، مثنوی اور ارمغان حجاز شامل ہیں۔ ۱۹۳۸ء کو انتقال ہوا۔ سر سید احمد خان: دہلی کے رہنے والے ۱۸۱۷ء میں ولادت۔ ۱۸۷۵ء میں علی گڑھ کالج و یونیورسٹی کا قیام۔ تصنیفات میں مجموعہ مضامین سر سید، تفسیر القرآن اور آثار الصنادید شامل ہیں۔ وفات ۲۸ مارچ ۱۸۹۸ء۔ تدفین کالج کی مسجد میں۔ (۷ تا ۱۶ ستمبر)